حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

ڈرپ آبپاشی

اللہ دتہ موضع چوہان، تحصیل وضلع چکوال

فوائد

- 50 فیصد تک پانی کی بچت
- 45 فیصد تک کھاد کی بچت
- 35 فیصد تک پیداوری اخراجات میں کمی
- 100 فیصد سے زائد پیداوار میں اضافہ
- فصل کا جلد پکنا
- پیداوار کے معیار میں بہتری
- کسانوں کا منافع بخش فصلوں کی طرف رجحان
- غیر ہموار زمینوں کیلئے موزوں ترین

چکوال، موٹروے پر واقع پوٹھوہار ریجن کا ایک اہم شہر ہے، جس کی تقریباً 87 فیصد آبادی دیہی ہے۔ یہ علاقہ بیش بہا قدرتی نعمتوں سے مالا مال ہے۔ بیسٹ وے سیمنٹ فیکٹری اور پہلوان کی ریوڑی چکوال کی اضافی وجہ شہرت ہیں۔ مذکورہ صفات کے ساتھ ساتھ چکوال، زراعت میں بھی پیش پیش ہے۔ حال ہی میں اس علاقہ کو انگور اور زیتون کی وادی (Grapes & Olive Valley) بھی کہا جا رہا ہے۔ تاہم ناہموار زمین اور پانی کی کمی، علاقہ میں جدید زراعت میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔ نہری نظام کی عدم موجودگی اور زیرِ زمین پانی کی گہرائی زیادہ ہونے کی وجہ سے یہاں پر کاشتکاری کا زیادہ تر دارومدار بارش پر ہوتا ہے۔

نظامتِ اعلیٰ زراعت (اصلاحِ آبپاشی) پنجاب
۲۱- آغا خان (ڈیوس) روڈ، لاہور

ویب سائٹ : www.ofwm.agripunjab.gov.pk ، ای میل: pipipwm@gmail.com

چکوال کے موضع جویاں میں جناب اللہ دتہ نے اپنا پولٹری کا کاروبار شروع کیا ہوا ہے۔ پیشے کے اعتبار سے تو وہ کاروباری شخصیت ہیں، لیکن انہوں نے اپنے رقبہ میں زیتون اور انگور کی کاشت بذریعہ ڈرپ کی ہوئی ہے، ڈرپ سسٹم کی تنصیب کے بارے وہ کہتے ہیں!

"ہم نے کچھ عرصہ پہلے یہ پہاڑی خریدی تھی جو کہ کھنڈ (بے کار زمین) تھی۔ کاغذوں میں ابھی اسے کھنڈ ہی لکھا ہوا ہے۔ ہم نے یہاں زیتون کی کاشت کرنے کا سوچا اور دو سال تک بلڈوزر چلانے کے باوجود ہم اسے اس حد تک ہموار نہیں کر سکے کہ سارے رقبہ پر کاشتکاری کر سکتے۔ زیر زمین پانی تقریباً 300 فٹ کی گہرائی پر ہے اور پانی کی مقدار بھی اتنی نہیں کہ ہم اس سے روایتی طریقہ آبپاشی کے ذریعے کچھ بھی کاشت کر سکتے۔ لہٰذا اتنا زیادہ خرچہ کرنے کے باوجود یہ زمین ہمارے لئے بیکار ہی رہی۔ ایک دن محکمہ زراعت، شعبہ اصلاحِ آبپاشی، چکوال کا عملہ ہمارے پاس آیا اور ڈرپ سسٹم لگوانے کا مشورہ دیا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ تب میں نے صاف انکار کر دیا، لیکن محکمہ کے عملہ کے اسرار پر ہم نے اس کے بارے میں اپنے طور پر تحقیق کی اور چکوال میں مختلف جگہوں پر سسٹم کو کامیابی سے چلتے دیکھا تو ہم پر یہ راز افشاں ہوا کہ اونچی نیچی جگہوں پر کامیاب کاشتکاری کیلئے اس سے بہتر کوئی طریقہ آبپاشی نہیں ہے۔"

پاکستان میں اندازاً دو سے تین ملین ایکڑ رقبہ ایسا ہے، جہاں زیتون کی کاشت کامیابی سے ہو سکتی ہے، جس میں سے تقریباً ایک ملین ایکڑ رقبہ پوٹھوہار ہی میں واقع ہے، کیونکہ یہاں کی آب و ہوا زیتون اور انگور کیلئے نہایت موزوں ہے، تاہم پانی کی کمی یہاں کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ ڈرپ نظام آبپاشی پانی کی کمی کے پیش نظر ہی تشکیل دیا گیا ہے، جو کہ پانی کو پلاسٹک کے پائپوں کے ذریعے ہموار یا ناہموار جگہوں پر اُگے پودوں کی جڑوں کو یکساں مقدار میں فراہم ہوتا ہے۔ جناب اللہ دتہ کا زیتون کا باغ اب دو سال کا ہو چکا ہے، ڈرپ آبپاشی کے تجربہ کے حوالے سے انہوں نے بتایا!

"ڈرپ سسٹم اس علاقے کیلئے آبپاشی کا نہایت موزوں اور آسان طریقہ ہے، اس میں پانی، لیبر، کھاد اور بجلی کی بہت بچت ہوتی ہے۔ ہماری ساری زمین جہاں پر اب باغ لگا ہوا ہے، دو سال پہلے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہاں قدرتی جھاڑیوں کے علاوہ کچھ اور بھی ہو سکتا ہے۔ میرے تجربہ کے مطابق اس نظام سے آدھے سے زیادہ پانی

اور کھاد کی بچت ہوتی ہے۔ ٹربائن کی مدد سے ہم پانی کو تالاب میں سٹور کر لیتے ہیں اور وہاں سے ڈرپ سسٹم کی مدد سے پودوں کو دیتے رہتے ہیں۔ جتنا پانی یہاں ہمیں دستیاب ہوا ہے اگر روایتی طریقہ سے استعمال کرتے تو شائد تیسرا حصہ رقبہ بھی سیراب نہ کر سکتے۔ پانی لگانے کی محنت بھی بہت کم ہے۔ رقبہ کو مختلف حصوں (zones) میں تقسیم کر لیا گیا ہے، جس زون کو پانی دینا مقصود ہوتا ہے اس کا والو کھول دیا جاتا ہے۔ اور ایک ہی وقت میں اس حصے کے سارے پودوں کو یکساں پانی مل جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پانی کے ساتھ پودوں کو ہم کھاد بھی ڈرپ سسٹم کے ذریعے ہی دیتے ہیں، جس سے کھاد بھی پانی کے ساتھ براہِ راست پودوں کی جڑوں کو مل جاتی ہے۔ ہمارا زیتون کا باغ دو سال کا ہو چکا ہے، امید ہے کہ یہ اگلے سال سے کچھ پھل دینا شروع کر دے گا۔"

زیتون کا پودا 8 سال بعد مکمل پھل دینا شروع کر دیتا ہے اور 700 سال تک پھل دیتا رہتا ہے۔ زیتون کھانے اور تیل کے علاوہ طبّی ادویات میں بھی کافی زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ اللہ دتہ صاحب کا زیتون بذریعہ ڈرپ آبپاشی کا تجربہ بہت کامیاب جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید آٹھ (8) ایکڑ پر ڈرپ آبپاشی کے ذریعے سبزی لگانے کا فیصلہ کیا اور اس منصوبے کے بارے میں وہ بتاتے ہیں!

"ڈرپ آبپاشی کے فوائد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہم نے مزید 18 ایکڑ پر کھیرا، کریلہ اور شملہ مرچ کاشت کی ہے، اب تک ہماری فصل نہایت شاندار ہے اور امید ہے کہ اس کی پیداوار بھی اچھی ہوگی۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو

رہی ہے کہ میں تحصیل چکوال کا تقریباً پہلا کاشتکار ہوں جس نے یہاں سبزی کاشت کی ہے۔ میں اپنے تجربے کی بنا پر یہ کہنا چاہوں گا کہ اس نظام کے ذریعے ناہموار ٹیلوں کو سیراب کر کے چکوال کو صحیح معنوں میں زیتون اور انگور کی وادی بنایا جا سکتا ہے۔"